© rasailojaraid.com

پروفیسر محمد اکرام تائب

رنگِ سخن

ایک بیوہ پر ستم کی داستاں ہے زندگی
ایک بوسیدہ کرائے کا مکاں ہے زندگی
کس طرح بچ کر بھلا گزرے گا اپنا کارواں
ڈاکوؤں اور قاتلوں کے درمیاں ہے زندگی
قتل، اغوا، رہزنی، جنگ و جدل، دھوکا، فریب
زندگی پر آج خود نوحہ کناں ہے زندگی
مار ڈالا حادثاتِ زندگی نے دوستو!
امتحاں در امتحاں در امتحاں ہے زندگی
کچھ نہ کرنے پر بھی مل جاتے ہیں تمغے آجکل
اب تو بس زورِ قلم، زورِ بیاں ہے زندگی
زندگی تو مر چکی ہے زندگی کے ہاتھ سے
پوچھتے ہیں زندگی سے ہم، کہاں ہے زندگی
زندگی کیا شے ہے تائب جا کے مزدوروں سے پوچھ
خوں، پسینہ، دھول، بدبو اور دھواں ہے زندگی

© rasailojaraid.com